سوال

(52) حدیث انا من نوراللہ وحدیث لولاک لما خلقت الافلاک صیح ہے یا ضعیف ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حدیث انا من نوراللہ وحدیث لولاک لما خلقت الافلاک صیح ہے یا ضعیف ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دونوں حدیثیں بے اصل ہیں پہلی حدیث کے بابت حافظ ابن حجر فرماتے ہیں لا اعرفہ (تذکرۃ الموضوعات ص ٨٦) اس حدیث کے موضوع ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ آنحضرتؐ کا خدا ہونا لازم آئیگا اور اگر یہ مطلب ہے کہ یہ نور خدا کے نور کا جزو ہے تو خدا کی تجزی اور انقسام لازم آئیگا اور اگر یہ مطلب ہے کہ اللہ کا نور آنحضرتؐ کے نور کا خالق ہے تو یہ بھی غلط ہے کیونکہ آپؐ کی پیدائش نور سے نہیں ہے بلکہ مٹی سے ہے اور سب کو معلوم ہے فرشتے نور سے پیدا کیئے گئے ہیں اور آنحضرتؐ کے فرشتہ ہونے کی نفی خود قرآن میں موجود ہے وَلَا أَقُولُ إِنِّي مَلَكٌ اور ہر شخص یہ بھی جانتا ہے کہ آپؐ حضرت آدم کی اولاد ہیں اور آدمؑ کی تخلیق مٹی سے ہوئی ہے، پس آنحضرت ﷺ کے نور کے بجائے مٹی سے پیدا ہونے میں کوئی شبہ نہیں رہا حضرت عائشہؓ سے مرفوعا مروی ہے، خلقت الملئکة من نور وخلق الجان من نار وغلق ادم مما وصف لکم (مسلم) دوسری حدیث کے متعلق علامہ ضعافی فرماتے ہیں موضوع (تذکرۃ الموضوعات ص ١٨٦، لفوائد المجموعہ للشوکانی ص ١٨٦ الموضوعات الکبیر للقاری الحنفی ص ٥٦) اور تقریبا اسی مضمون کو دیلمی اور ابن عساکر نے بالترتیب یوں روایت کیا ہے عن ابن عباس مرفوعا اتانی جبریل فقال یا محمد لولاک لما خلقت الجنة ولولاک ماخلقت النار وفی روایة ابن عساکر ولولاک ماخلقت الدنیا۔ مگر مسند الفردوس دیلمی کی اور ابن عساکر کی سروپا رروایت سے پر ہیں اس لئے ان پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا، (عبیداللہ رحمانی دہلی، (محدث دہلی جلد ٩ نمبر ٧)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد 10 ص 99

محدث فتویٰ